کتاب و سنت کا سہارا لیتے ہیں۔ اگرچہ ان کے دل میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا احترام موجزن ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ ان کے مزار پر پہنچ کر نہ صرف یہ کہ ان کی خدمت میں گلہائے عقیدت کا نذرانہ پیش کریں بلکہ مستی کے عالم میں ان کی قبر کا طواف کرنا چاہتے ہیں لیکن جب وہ شریعت حقہ کے تقاضوں کا جائزہ لیتے ہیں تو وہ اپنے آپ کو بے بس پاتے ہیں اور اس میں سر مو انحراف کو گناہِ عظیم سمجھتے ہیں اور محبت، مستی، جذب کے غیر شرعی تقاضوں کے اتمام سے رک جاتے ہیں اور ببانگ دہل اس کا اعلان کرتے ہیں۔ فہل من معتبر!

شعر و ادب — اسرار احمد سہاوری

نظام اسلام کے نفاذ پر

"نورِ سحر"

طلوعِ نور سے تاریکیاں ہوئیں رخصت — اُفق پہ چھا گیا نورِ سحر بہ صد شوکت
ظلامِ جہل سدھارا ہے آج با حسرت — دوئی چلی گئی، آئی ہے شان سے وحدت
نیا سفر ہے پرانے چراغ گُل کر دو

صنم کدے جو تھے آباد ہو گئے ویراں — گیا جو کفر تو حاصل ہوا ہمیں ایماں
ملائکہ بھی ہیں اس سرزمین پر نازاں — کہ کس عروج پہ پہنچا ہے طالعِ انساں
نیا سفر ہے پرانے چراغ گُل کر دو

چمن میں آج بھی جشنِ بہار باقی ہے — کہ چشمِ لالہ و گل میں خمار باقی ہے
عدو کے دل میں ہزیمت کا خار باقی ہے — شکستہ شیشۂ دل کی پکار باقی ہے
نیا سفر ہے پرانے چراغ گُل کر دو

فضا میں گرم بگولوں کا رقص ختم ہوا — افق میں خون کی مینا کا رقص ختم ہوا
گہن کا ماہ منور کے رقص ختم ہوا — کہ بام و در پہ سیاہی کا رقص ختم ہوا
نیا سفر ہے پرانے چراغ گُل کر دو

حریمِ نازِ بُتاں کے چراغ گُل کر دو — اُطاقِ کفر کے روشن چراغ گُل کر دو
سیاہ خانوں کے سارے چراغ گُل کر دو — دربارِ جور و جفا کے چراغ گُل کر دو
نیا سفر ہے پرانے چراغ گُل کر دو